Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'
(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No.:..........

Date : 27.05.2020

B.A (Part-II) Urdu Hons

Paper - III

Topic - Nazm - Farman-e. Khoda

Dr Zarina Rahman
Associate Professor
Deptt of Urdu. L.S. College. Muzaffarpur

Contact No - 9334940186

Contact day and time —

Tue, Thus - 11 AM to 1 P.M

Zarina Rahman
27.05.2020

فرمان خدا (فرشتوں سے)

یہ نظم اقبال کے خاص نقطۂ نظر کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال ایک کمیونسٹ شاعر ہیں لیکن یہ بات کسی طرح درست نہیں اس لیئے کہ اقبال کی تعلیم اسلام کے عین موافق ہے۔ اس نظم میں وہ غریبوں کے بہت بڑے حامی کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ سرمایہ دار کے خلاف اور مزدوروں کی حمایت کمیونزم ہی میں نہیں بلکہ اسلام کی غربت اور افلاس کی حمایت میں کمیونزم سے دو قدم آگے ہی ہے۔ لیکن چونکہ کمیونزم میں اسلام کی تعلیم کا یہ حصہ بھی موجود ہے اس لئے ہمیں اقبال کے اس نقطۂ نظر پر کمیونزم کا شبہ ہوتا ہے۔

اقبال نے جس زمانہ میں یہ نظم لکھی اس زمانہ میں محنت کے خلاف سرمایہ داری کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔ اقبال کی دردمند نگاہوں نے یہ دیکھا کہ غریبوں کی زندگی امیروں نے تلخ کر رکھی ہے اور انکی محنت کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جاکر میرے غریبوں کو بیدار کردو۔ انکے دلوں میں مقابلہ کا جذبہ پیدا کردو۔ ظلم و ستم کو چلنا دور کردو غلام قوم کے دلوں میں یقین کی آگ بھڑکا دو کہ وہ ظالم اور جابر حکمراں کا تختہ الٹ دیں۔ اور دنیا میں عوام کی حکومت کا نقشہ تیار کردو۔ سرمایہ داری اور شہنشاہیت کے نقش کہنہ کو مٹادو۔ جس کھیت سے دہقان اپنی روزی نہیں کما سکتا اس کھیت کے ہر گوشۂ گندم کو جلا کر راکھ کردو تاکہ سرمایہ دار بھی اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اب رہے وہ مذہبی پیشوا جو خالق و مخلوق کے درمیان وسائل ہو گئے ہیں۔

جس کی وجہ سے میرے بندہ سے میری اطاعت سے غفلت برتتے ہیں۔ اسلئے تمام
پیشواؤں کو منقسم کر دو۔ یہ دنیا پرست مذہبی پیشوا لوگوں کو فریب دینے
کے لیے مسجدوں میں سجدہ کرتے ہیں اور مندروں میں بتوں کا طواف کرتے ہیں
اس لیے تم یہ تمام معابدوں کو ڈھا دو۔ جہاں ملاؤں اور پنڈتوں نے ریاکاری کا دام
پھیلا رکھا ہے۔ میں سنگ مرمر کے ان حسین بتوں سے بھی ناخوش ہوں
جہاں یہ مذہبی پیشوا مرے نام کو بیچتے ہیں اور لوگوں کو فریب میں رکھ کر ہدیہ
اور نذرانہ وصول کرتے ہیں۔ ان بیش قیمت معابد کے مقابلے میں جہاں
ریاکاری کا بازار گرم ہے کچے خام مٹی سے بنی ہوئی عبادت گاہیں زیادہ
پسند ہیں۔ جہاں خلوص کارفرما ہے۔ اور یہ تہذیب مغرب جسکی بنیاد مادہ پرستی
پر ہے بھی بظاہر بہت دلکش، خوشنما اور دلفریب ہے۔ لیکن یہ داغدار
ہے بہ الفاظ دیگر یہ کانچ کے برتنوں کی دوکان ہے۔ اس لیے معمار
مشرق کے اندر دیوانگی کا رنگ پیدا کر دیا تاکہ اس دوکان میں جا کر
شیشہ کے برتنوں کو پاش پاش کر دو۔ یعنی معمار مشرق کو دیوانگی کے
انداز سکھا دو کہ اس دوکان کے شیشے کو پاش پاش کر دے۔ انکے دل
میں ہماری محبت کا جذبہ پیدا کر دو تاکہ وہ ناپاک تہذیب کے مقاصد سے
اپنی دنیا کو خبردار کر دے اور ان اصولوں کی کمزوری کو واضح کر دے
جس پر اس تہذیب کی بنیاد ہے۔